Day: ____________ Date: ____________

سوال نمبر 02

قرآن مجید کے بیان کردہ مصارف زکوٰۃ کون کون سے ہیں؟ زکوٰۃ کے سماجی اثرات بیان کرتے ہوئے واضح کریں کہ اس کی تقسیم سے اسلامی معاشرے میں غربت کو کیسے کم کیا جا سکتا ہے۔

جواب

اہم نکات

تعارف

زکوٰۃ کے لغوی اور اصطلاحی معنی

زکوٰۃ کی فرضیت

زکوٰۃ کے نصاب

مصارفِ زکوٰۃ

سماجی اثرات اور اسلامی معاشرے میں غربت کا حل

تعارف:

نماز کی طرح زکوٰۃ کی اسلام میں دوسری بڑی عبادت ہے۔ قرآن کی تعلیمات سے معلوم ہوتا ہے کہ زکوٰۃ اس سے پہلے انبیاءؑ کی شریعت میں موجود تھی۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں زکوٰۃ اور نماز دونوں کا ایک ساتھ ذکر کیا جس سے معلوم زکوٰۃ کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے

Day: Date:

قرآن کریم میں حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام کو نقل کرتے ہوئے بیان فرمایا کہ وہ اپنے بندوں کو نماز کے ساتھ زکوۃ کی تلقین کرتا تھا۔

سورۃ مریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ: وہ اپنے بندوں کو نماز اور زکوۃ کی تلقین کرتا تھا پس وہ پرہیزگار اور اپنے پروردگار کے نزدیک پرہیزگار اور پسندیدہ بندہ تھا۔ (سورۃ مریم - 55)

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے عہد کیا اور وعدہ فرمایا

ترجمہ: میں تمہارے ساتھ ہوں اگر تم نماز قائم کرو گے اور زکوۃ ادا کرتے رہو گے۔ (سورۃ المائدہ - 12)

قرآن مجید کی روشنی میں زکوۃ کا معنی متعین ہوتا ہے کہ وہ مال جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں طہارت اور پاکیزگی حاصل کرنے کے لیے دیا جاتا ہے۔ زکوۃ دینے سے مال میں برکت پیدا ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا جذبہ فروغ پاتا ہے

زکوۃ کے لغوی اور اصطلاحی معنی:

زکوۃ کے لغوی معنی "پاکیزہ" اور "بڑھنا" کے ہیں۔ جبکہ اصطلاح میں اس سے مراد وہ مال جس پر ایک سال گزر گیا ہو اور اس میں سے چالیسواں حصہ اللہ کے راستے پر خرچ کرنا ہے

Day: ____________ Date: ____________

زکوۃ کی فرضیت:

زکوۃ ہر مسلمان صاحبِ نصاب پر فرض ہے۔ قرآن کریم کی مکی سورتوں میں بھی زکوۃ کا ذکر کیا گیا ہے۔ مکہ کے لوگ جو مال اضافی ہوتا اسے اللہ کی راہ میں خرچ کر دیتے تھے۔ لیکن بعض علما کے نزدیک زکوۃ ہجرت کے دوسرے سال اور وصولی ہجرت کے آٹھویں سال سے شروع ہوئی۔

نصابِ زکوۃ:

اسلام کی روشنی میں نصابِ زکوۃ درج ذیل ہیں۔

چاندی: ساڑھے باون 52½ تولے چاندی

سونا: ساڑھے سات تولے سونا

اونٹ: 5- پانچ اونٹوں پر ایک بکری

گائیں: تیس گائیوں پر ایک بکری

بکری: چالیس بکریوں پر ایک بکری۔

مصارفِ زکوٰۃ

قرآن پاک کی آیت (سورۃ توبہ - 60) میں اللہ تعالیٰ نے آٹھ مصارف کا ذکر کیا ہے جیسکہ

ارشادِ باری تعالیٰ:

زکوۃ فقرا اور مساکین پر اور ان کارکنوں پر جو زکوۃ کی وصولی کرتے اور اُن پر جنوں کے دل اسلام کے لیے مختص ہوں اور غلام آزاد کرنے میں اور مقروض پر اور اللہ

Day:____________ Date:____________

کے راستے میں اور مسافر پر (ان کا حق ہے) بے شک
اللہ حکمت والا اور جاننے والا ہے۔ (سورۃ التوبہ - 60)
مصارفِ زکوۃ درج ذیل ہیں۔

فقراء:

یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی بنیادی
ضروریات کو بھی پورا نہیں کر سکتے اور
دوسرے لوگوں پر انحصار کرتے ہیں۔ اللہ
تعالیٰ نے ان لوگوں کی حمایت کرتے ہوئے
قرآن کریم میں ارشاد فرمایا کہ زکوۃ
فقراء کا بھی حق ہے۔
ان کی مالی مدد کی جائے تاکہ وہ زکوۃ کے
ذریعے اپنی بنیادی ضروریات کو پورا
کر سکیں۔

مساکین:

وہ افراد جو جنہوں کے آمدنی کے ذرائع
تو ہیں لیکن وہ ان سے اپنے اخراجات
کو پورا نہ کر پاتے اور ان کو مالی سہارا
کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایسے افراد جو سفید
پوش ہوں اُن کی التجا سے پہلے اِن کی مدد
کی جائے تاکہ وہ اپنا مستقل ٹھیک
کر سکیں اور اپنی ضریات کو پورا کر سکیں
۔ یہ معاشرے میں سفید پوش کہلاتے ہیں اور
قرآن کریم نے ان کے لیے مساکین کا لفظ استعمال

Day: ________ Date: ________

کیا۔ ہر معاشرے میں یہ لوگ پائے جاتے ہیں ان کی درست نشاندہی کی جائے اور مالی امداد سے سہارا لگایا جائے تاکہ وہ اپنے مستقل امداد والے کاروبار کی تشکیل دیں۔

عاملین:

عاملین زکوٰۃ سے مراد وہ لوگ ہوں یا کارکن جو زکوٰۃ کی وصولی میں اپنی ڈیوٹی سر انجام دیتے ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو بھی زکوٰۃ لینے کا حق دار ٹھہرایا ہے۔ ان کی تنخواہیں اسی زکوٰۃ میں سے ادا کی جاتی ہیں۔ زکوٰۃ دیتے وقت اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہیے کہ آیا یہ عاملین زکوٰۃ جھوٹا اور من گھڑت تو نہیں تاکہ صحیح جگہ زکوٰۃ دینے کا فائدہ ہو۔

موالاتِ قلب:

وہ افراد جو جنہوں کے دل اسلام کی الفت پر نرم ہو جاتے ہیں اور ایمان لے آتے ہیں ایسے لوگوں کو زکوٰۃ معاوضہ کے طور پر ادا کی جاتی ہے تاکہ وہ اپنی بنیادی ضروریات کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو بھی قرآن کریم میں واضح زکوٰۃ کا حق دار ٹھہرایا تاکہ ان کی مالی امداد کی جا سکے اور یہ اپنے ضروریات کو پورا کر سکیں۔

Day: Date:

الرقاب:

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں لفظ "وفی الرقاب" کا استعمال کیا جس کے معنی وہ لوگ جو غلاموں کو اللہ کے لیے آزاد کرواتے اور نیک عمل کرتے۔ زکوۃ کو غلاموں کی آزادی کے لیے بھی خرچ کیا جا سکتا۔ جس سے غلام اپنی نئی آزادی کی زندگی کو اسلامی اصولوں کے مطابق گزار سکیں۔

الغارمین:

وہ لوگ جو مقروض ہوں۔ جنہوں کے قرضے اُن کی آمدنی سے زیادہ ہوں ان کی سپورٹ کے لیے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو زکوۃ لینے کا حق دار ٹھہرا دیا تاکہ وہ قرضوں سے نجات پاکر اپنی نئی اسلامی زندگی گزار سکیں۔ معاشرے میں ایسے کچھ قریبوں کو بھی دیکھا جائے کہیں وہ مالی مشکلات کا سامنا تو نہیں کر رہے۔

وفی السبیل اللہ:

زکوۃ کو اللہ کے راستے میں بھی خرچ کیا جاتا ہے۔ سکول، مدرسہ جیسے اداروں کی مدد کی جاتی ہے تاکہ وہ اپنی پوزیشن کو متوازن رکھیں اور اسلامی تعلیمات جاری رکھیں ان لوگوں کو زکوۃ کا حق دار ٹھہرا دیا گیا ہے۔

Day: ______ Date: ______

ابنِ السبیل:

وہ لوگ جو سفر میں ہوں اور اللہ تعالیٰ اُن کے پاس واپس جانے یا آنے کا خرچہ نہ ہو اس صورت میں بھی ان لوگوں پر زکوٰۃ حق ہے۔ زکوٰۃ دیتے وقت اس بات کو یقینی بنایا جائے آیا یہ مسافر اسلامی اصولوں کے مطابق زکوٰۃ کا حق دار ٹھہرایا ہوا ہے کہ نہیں۔ اس بات کو یقینی بناتے ہوئے زکوٰۃ ادا کی جائے۔

زکوٰۃ کے سماجی اثرات اور غربت کا خاتمہ

زکوٰۃ کے سماجی اثرات درج ذیل ہیں۔ اور زکوٰۃ جیسا کہ۔ کی تقسیم سے غربت کو کم کرنے کی تدابیر۔

ایثار و قربانی کا جذبہ:

زکوٰۃ کی ادائیگی سے لوگوں میں ایک ایثار و قربانی کی صفت پیدا ہو جاتی ہے جس سے لوگ اپنے مال میں سے زکوٰۃ ادا کرتے اور دوسروں کو اس اللہ مال کا مالک بناتے ہیں۔

ایک دوسرا سے محبت کا جذبہ۔

زکوٰۃ دینے سے لوگوں میں ایک دوسرا کے لئے ہمدردی بڑھتی ہے جس سے معاشرے میں بھائی چارہ بڑھتا ہے اور جعلسازی جیسی برائیوں کا خاتمہ ہوتا ہے۔ اس سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی بھی حاصل ہوتی ہے۔

Day:______ Date:______

غربت کا خاتمہ:

دولت کی گردش سے غربت میں کمی آتی ہے۔ امیر لوگ اپنے غریب بھائی کی زکوٰۃ کی صورت میں مدد کرتے ہیں تاکہ وہ مالی طور پر اپنے آپ کو مستحکم کر سکیں۔

جرائم میں کمی:

جب زکوٰۃ مستحقین کو ادا کی جاتی ہے تو اس سے ان کی ضروریات پوری ہو جاتی ہیں جس سے ملک میں جرائم جیسے چوری، ڈکیتی، دھوکہ دہی جیسی برائیاں ختم ہوتی ہیں۔

معاشرتی مساوات:

زکوٰۃ سے ایک متوازن معاشرہ قائم ہوتا ہے۔ ہر ایک کو برابری کی عزت ملتی ہے۔ لوگوں میں ہمدردی پیدا ہوتی ہے۔ امیر اور غریب کے درمیان فاصلہ کم ہو جاتا ہے۔ یوں وہ ایک دوسرے کے دکھ میں کام آتے ہیں اور بغض جیسی برائیاں بھی ختم ہوتی ہیں۔